

ایک گنمایم کتب خانہ

النوار صولتے

گندگر پہاڑ کے دامن میں دریائے سندھ کے بائیں کنارے پر حضرو کا شہر آباد ہے جو اپنی تاریخی اور تجارتی اہمیت کی وجہ سے عہد قدیم سے مشہور چلا آ رہا ہے۔ انتظامی تقسیم کے اعتبار سے آج کل یہ ضلع کیمبل پور میں شامل ہے۔ تاریخی طور پر اس کا فواحی علاقہ اسکندر اعظم کی گزرنگاہ رہا ہے۔ محمود غزنوی کی پانچویں اور یغصلہ کن لڑائی یہیں پر ہوئی اور تقسیم ہند سے قبل کا انگریس کو سیاسی طور پر سب سے بڑی شکست یہیں ہوئی۔

حضر کیمبل پور سے چودہ میل جا ب جنوب تربیلا جانے والے راستے پر واقع ہے۔ آگرہ پر بیلوے اسٹیشن نہیں، تاہم یہ بسوں، لاریوں اور ولیکوں کے ذریعہ راولپنڈی، پشاور کیمبل پور اور تربیلا سے ملا ہوا ہے۔ جہاں ان مقامات کے لئے ہر پانچ منٹ کے بعد سواری مل سکتی ہے۔ یہاں پہنچنے کے لئے راولپنڈی سے صرف اڑھائی گھنٹے لگتے ہیں۔

کتب خانہ میں مشہور علم روست شخصیت ہیں جو ۱۹۳۲ء سے اس کتب خانے کے لئے کتابیں جمع کر رہے ہیں۔ یہ کتب خانہ ان کے رہائشی مکان کی بالائی منزل میں واقع ہے۔ خواجہ حباب عربی فارسی کے فاضل اور اعلیٰ پائے کے ادیب ہیں۔

اس کتب خانہ میں ساڑھے تین ہزار کے لگ بھگ کتب موجود ہیں جو سیرت و دینیات، تاریخ، سوانح عمریوں اور سفر ناموں، قرآن و حدیث، فقہ و قانون، ادب و سیاست، اور مکاتیب و خطابات جیسے اہم موضوعات کی حامل ہیں اور تمام کی تمام مشہور اور بلند پایہ مصنفین کی تصانیف ہیں۔

نایاب رسائل میں قصہ حضرت بلاں مصنفہ بہادر شاہ ظفر نوادلات سے تعلق رکھتا ہے اور کسی لائبریری میں شامد ہی موجود ہو۔

باقی رسائل کی تفصیل یہ ہے ان میں اکثریت قبل از تقسیم کے رسائل کی ہے جن میں آجکل کئی نایاب ہیں۔ الایقاعر جلد ۱۹-۲۱، ۲۰، ۲۲ اور ۲۳، مخزن ۰۳۱۹۰۴ ع چھ جلد، الہلائی ۱۹۱۳ ع پھیں جلد، الاعداد (ج ۲- تھانہ بھوون ۱۳۳۵ھ)، پانچ عدد قاسم العلوم جلد (مولانا عتیق احمد صدیقی ۱۲۵۳ھ) چھ جلد، دین و دنیا دہلی ۱۹۲۳ ع نوجلد، پیشوادہ دہلی (ج ۳) ۱۹۳۲ ع، سالنامہ سرجنچ لکھنؤ رائڈ طیرشوت تھانوی (۱۹۳۲ ع)، اخبار الحدیث دہلی بھارت (سید تقیرظی احمد مدیر) ۱۹۶۲ ع، اشاعت اسلام (خواجہ کمال الدین احمد، احمدی ٹیم پریس لاہور) ۱۹۱۶ ع، ولگداز لکھنؤ (شریر) ۱۹۲۲ ع، شفار حکیم یوسف حضروی (مطبوعہ اکسیرات ہند کلکتہ پریس) ۱۳۳۶ھ، خطیب دہلی (ملا واحدی) ۱۳۳۶ھ، علی گڑھ میگزین ۷ ۱۹۳۷ ع، آجکل دہلی ۱۹۳۵ ع، غالب (مدیر مرزا شجاع، امرتسر) ۱۹۲۲ ع، خیالستان (آخر شیرانی) ۱۹۳۵ ع، رومان (آخر شیرانی) ۱۹۳۹ ع، شانِ اسلام ج ۳ (صاحبزادہ قیوم قریشی سرحدی پشاور، شان ہند بمبئی ۱۹۳۹ ع چار جلد، الفرقان ۱۹۵۱ ع تا ۱۹۵۵ ع زانی پریس لکھنؤ) دائرۃ المعارف ۱۹۳۳ ع تا ۱۹۳۴ ع کامل فائل، عالمگیر خصوصی تحریر ۱۹۲۹ ع، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۶ ع تیرنگ خیال ۱۹۳۶ ع اور ۱۹۳۹ ع کی چند جلدیں، ساقی خاص منیر ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۸ ع اور ۱۹۳۰ ع، بھالیوں ۱۹۲۳، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷ ع، ۱۹۳۱ ع اور ۱۹۳۶ ع کی جلدیں، رسالہ صوفی، منڈی بہاؤ الدین (مدیر ملک محمد دین) کی ۱۹۱۳ ع، ۱۹۳۲ ع اور ۱۹۳۳ ع کی جلدیں۔ ادب لطیف ۱۹۳۹ ع، نگار (نیاز فتح پوری) ۱۹۲۶، ۱۹۲۹، ۱۹۳۱، ۱۹۳۵ اور ۱۹۳۶ ع کی جلدیں۔ کتب خانے کا ایک حصہ دراموں، مختصر افسانوں، تراجم اور ناولوں کے لئے وقت ہے جس میں تقریباً ہر معروف مصنف کی کتب طلتی ہیں۔

قلمی نئے (۱) ایک قرآن پاک خط کوفی میں موجود ہے جو کاغذ کی ساخت کے اعتبار سے تین سو سال پرانا معلوم ہوتا ہے۔

(۲) ایک پنج سورہ ہے جن کو فضل دین ملک مالر (ایک قصبه حضرو کے نزدیک ہے) نے

تحریر کیا ہے۔

(۳) تاریخ ارادت خان۔ یہ بہادر شاہ نامہ ہے، جس کے مصنف مزامبارک اللہ اور کاتب کنہیا لال ہیں۔ اس کی کتابت ۱۱۲۶ھ میں ہوئی ہے۔ یہ تاریخی نسخہ نہایت نعمہ حالت میں کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس کو حال ہی میں مولانا غلام رسول مہر نے ترجمہ و ترتیب کے ساتھ ادارہ تحقیقات پاکستان پنجاب یونیورسٹی لاہور سے شائع کیا ہے۔

مولانا نذر صابری ایم لے "نوازرات انگ" (سن تصنیف ۱۹۶۳ء) کے ص ۱۲ پر اس تاریخی کتاب کا تعارف اس طرح کرتے ہیں۔ "مصنف مزامبارک اللہ مخلص ہے واقع سن تالیف ۱۱۲۶ھ، اور نگ زیب کی وفات کے بعد اس کے خاندان پر کیا گزی، مصنف نے اپنی سرگزشت کے پریاہ میں اس داستان خونچکاں کو بیان کیا ہے۔ چونکہ وہ خود خاندان مغلیہ کا ایک منصب دار تھا اور ارادت خان کا عہدہ اس کے خاندان میں عہد شاہ بھانی سے چلا آ رہا تھا۔ لہذا "محرم رات درون خانہ" کے طور پر اس کے بیان کو بڑا اعتبار حاصل ہے۔ اس لئے یہ کتاب اپنے دو کی اگر اس قدر معتبر تاریخ کا درجہ رکھتی ہے۔ جلی نستعلیق میں خوش خط نسخہ ہے، جسے کنہیا لال نے سرمست خان کے لئے ۱۱۲۵ھ میں تحریر کیا تھا۔ آخر میں سرمست خان کی مہر ثبت ہے۔ یہ نسخہ خان بہادر محمد عظیم خان کی ملکیت تھا۔ جو صاحب کتب خانہ کے چاہتے ہیں۔

(۴) مختلف معروف کتب مثلاً بہادر دالش، مشرح گلستان، یوسف زلیخا اور بوستانِ سعدی وغیرہ۔ ان سب کے کتاب وہی فضل دین ملک مالہ ولی ہیں۔

(۵) نوشت خان زمان خان پیتی (PAI ۱۷)

پیتی حضروں کے پاس ہی ایک معروف بیتی ہے۔ یہ کتاب علی زئی درانی خاندان کے ایک فرد کی خود نوشت سوانح عمری ہے، جو زیادہ تر خاندانی حالات پر مشتمل ہے۔ آخری واقعہ ۹۱۷ء کا درج کیا ہے۔ خان موصوف نے کافی طویل عمر پائی رکھتی۔ آخر عمر میں انھوں نے اپنی اولاد کے لئے ڈا رسکی لکھی رکھتی۔ ابتداء میں ان کے لئے چند اقوال بھی لکھے ہوئے ہیں۔